45885-جب عورت طہر کی تحدید میں غلطی کربیٹھے توکیا وہ گنہگار ہوگی ؟

سوال

جب عورت کوسفیدي نہ آئے بلکہ وہ حیض کا خون ختم ہونے کا انتظار کرے ، تواس طرح ہر طرح اس کی ماہواري کے ایام ہر ماہ مختلف ہوتے ہیں ، توعورت طہر کی تحدید میں غلطی کرنے کی بنا پر کہیں گنہگار تو نہیں ہوگی مثلا اس نے طہر سمجھا اور غسل کرنے اور نماز کی ادائیگی کے بعد حیض کے آثار دیکھ لیے یا اس کے برعکس اس نے انتظار کیا اور اس کے گمان میں ابھی طہر نہیں ہوا تو اس طرح اس کی نماز فوت ہوگئی ، اس کے لیے سفید مادہ کے بغیر طہر کی تحدید کرنی مشکل ہے ؟

پسندیدہ جواب

عورتوں کے ہاں ماہواري کی عادت ایک دوسري سے مختلف ہوتی ہے ، اور ماہواري ختم ہونے کی علامت چاہے کوئی بھی ہو ایک ہی عورت میں ماہواري مختلف ہوسکتی ہے .

اکثر عورتوں کے ہاں تو ماہواري ختم ہونے کی علامت سفید مادہ کا خروج ہے اور بعض عورتوں کی ماہواري خون ختم ہونے پر ہوتی ہے .

عورت کی ماہواري ختم ہونے کی علامت چاہے کوئی بھی ہو اس کے لیے جلدي کرنا جائز نہیں بلکہ اسے علامت کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنا چاہیے کیونکہ اس کے لیے حالت حیض میں نماز روزہ حلال نہیں حتی کہ وہ پاک صاف ہوجائے .

عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تھیلي بھیجا کرتی تھیں جس میں روئی ہوتی جس میں زردي ہوتی تھی تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتیں تم جلدي نہ کرو حتی کہ سفید مادہ نہ دیکھ لو .

امام بخاري نے اسے کتاب الحیض باب اقبال المحیض وادبارہ میں تعلیقا روایت کیا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں (130)

حدیث میں "الدرجۃ" کا لفظ ہے جس کا معنی وہ برتن ہے جس میں عورت اپنی خوشبو اور سامان وغیرہ رکھتی ہے .

اور "الکرسف" روئی کو کہتے ہیں .

اور جب عورت اپنے اجتہاد اور گمان کی بنا پر طہر کی تحدید میں غلطی کربیٹھے تو وہ گنہگار نہیں ہوگی کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہوجائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن گناہ وہ ہے جس کا ارادہ تم دل سے کرو}. الاحزاب (5)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے میري امت سے غلطی اور بھول چوک اور جس پر انہیں مجبور کردیا گیا ہو وہ معاف کردي ہے) .

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2053) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

لیکن اگر اس کے گمان میں ہو کہ وہ پاک صاف ہوچکی ہے اور اس نے نماز ادا کرلی اور روزہ رکھ لیا اور پھر بعد میں اسے یہ علم ہوا کہ وہ تو ابھی تک حالت حیض میں ہے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز روزہ سے اجتناب کرے حتی کہ پاک صاف ہوجائے اور جو روزے اس نے حالت حیض میں رکھے تھے ان کی قضا کرے کیونکہ اسے یہ پتہ چل گیا تھا کہ وہ صحیح نہیں اس لیے کہ حیض والی

عورت کے روزے صحیح نہیں ہیں.

اوراگراس نے حیض ختم نہ ہونے کا گمان کرتے ہوئے نماز ترک کیے رکھی لیکن پھر بعد میں علم ہواکہ وہ توپاک صاف تھی تواس کے ذمہ وہ نماز کی قضاء ہوگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایسی عورت کے بارہ میں سوال کیا گیا جس نے اپنے حیض کی عادت سے قبل گدلا پانی دیکھا تو نماز ترک کردي اور پھر بعد میں عادت کے مطابق خون آنا شروع ہوا تواس کا حکم کیا ہوگا ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی نے جواب دیا :

ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں (ہم طہر کے بعد زردي اور گدلاپانی کو کچھ شمار نہیں کرتی تھیں)

تواس بنا پر مجھے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حیض سے قبل آنے والا گدلا پانی حیض نہیں اور خاص کر جب عادت سے قبل آیا ہواور حیض کی علامات میں سے کمر کی درد مروڑ وغیرہ بھی نہ پائی جائیں تواس کے لیے بہتر یہ ہے کہ اس نے اس مدت میں جو نمازیں چھوڑیں ہوں انہیں اداکرے. اھ (280/11)

اورشیخ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال بھی کیا گیا :

ایک عورت کو 9 دن تک خون آیا تواس نے اسے ماہواري سمجھتے ہوئے ان ایام میں نماز ترک کردي لیکن کچھ ایام کے بعد حقیقتا ماہواري شروع ہوگئی تواسے کیا کرنا ہوگا آیا وہ ان ایام کی نماز اداکرے جس میں اس نے نماز ترک کردي تھی یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

افضل تو یہی ہے کہ اس نے جو پہلے ایام میں نماز ترک کی تھی وہ اداکرے ، اوراگر ادا نہیں کرتی توکوئی حرج نہیں اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس استحاضہ والی عورت کو حکم نہیں دیا جس نے یہ کہا تھا کہ اسے بہت شدید استحاضہ آتا ہے اور وہ نماز ترک کردیتی ہے ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ حکم دیا کہ چھ یا سات دن حیض شمار کرے اور مہینہ کے باقی ایام میں نماز اداکرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان ایام میں ترک کردہ نمازیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اوراگروہ ان ایام کی نمازیں لوٹائے تو یہ بہتر اور افضل ہے کیونکہ ہوسکتا ہے اس سے سوال کرنے میں کوئی کوتاہی ہوگئی ہواوراگر نہ بھی لوٹائے توکوئی حرج والی بات نہیں. اھ (11/ 275)

واللہ اعلم.